سُورَةُ التِّينِ

مکی سورۃ ہے اور آٹھ آیات ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۸ عَمَّ ۳۰ / ۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝۱ انجیر کی قسم اور زیتون کی ۝۱

وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝۲ اور طور سینین کی ۝۲

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝۳ اور اس امن والے شہر کی ۝۳

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝۴ کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے ۝۴

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝۵ پھر رفتہ رفتہ، اس کی حالت کو بدل کر پست سے پست کر دیا ۝۵

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۶ مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُن کے لئے بے انتہا اجر ہے ۝۶

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝۷ تو اے آدم زاد، پھر تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہے؟ ۝۷

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸ ع کیا خدا سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ ۝۸

THE FIG
Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. By the fig and the olive,
2. By Mount Sinai,
3. And by this land made safe;
4. Surely We created man of the best stature.
5. Then We reduced him to the lowest of the low,
6. Save those who believe and do good works, and theirs is a reward unfailing.
7. So who henceforth will give the lie to thee about the Judgment?
8. Is not Allah the most conclusive of all judges.

اسرار و معارف

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی کہ دونوں پھل ہیں جو انسانی بدن کو حسین بناتے ہیں خون صاف کرتے ہیں معدہ درست کرتے ہیں اعضاءِ رئیسہ کو طاقت بخشتے ہیں اور چہرے پہ بشاشت لاتے ہیں اور قسم ہے طور پہاڑ کی اور اس شہرِ امین کی کہ یہ دونوں تجلیات ذاتی کا مرکز ہونے کے سبب باطنی اور قلبی خوبصورتی عطا کرتے ہیں یعنی یہ چاروں کہ دو حسنِ ظاہر کا سبب ہیں اور دو کمالِ باطن کا اس بات پر گواہ ہیں

کہ ہم نے انسان کو سب سے خوبصورت پیدا فرمایا ہے شکل و صورت اعضاء و پیوند، عقل و خرد، فکر و شعور اور باطنی طور پہ ان کمالات کا حامل کہ یہ مشتِ غبار عشقِ الٰہی کا دعوےٰ کرے۔ اس قدر حسین امتزاج کہ مادہ کو عالمِ امر کے لطیفہ ربانی یعنی روح کا مسکن بنا دیا اور اس میں مادی کمالات کے ساتھ روحانی عظمتوں کو جمع فرما دیا۔ اسے دل ایک ایسا چراغ عطا کر دیا جو نورِ نبوت سے روشن ہوتا ہے اور ذاتِ باری کا طلبگار بن جاتا ہے۔ پھر جب اسے چند روز دنیا میں اختیار ملا تو اس نے وہ گل کھلائے کہ اسے سب سے نیچے چوپایوں اور درندوں سے بھی نیچے پھینک دیا گیا ہے جو جتنی بلندی سے گرتا ہے اتنی ہی چوٹ زیادہ لگتی ہے۔ شرفِ انسانیت سے گرا تو درندوں سے بھی بدتر نکلا کہ ان کی درندگی بھوک مٹانے کے لیے ہوتی ہے مگر یہ اپنی ذات کو منوانے کے لیے مخلوق کو تباہ کر دیتا ہے۔ ہاں وہ لوگ بچ گئے اور اسی عظمت پہ فائز رہے یا ترقی کر گئے جن کو ایمان نصیب ہوا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ایسا یقین کہ ان کے اعمال سدھر گئے۔ عمل صالح صرف وہ ہے جس کی تعلیم شریعت نے دی اور جو نبی علیہ السلام کے اتباع میں کیا جائے تو ان کے لیے انعامات کی حد نہیں کہ دنیا میں بھی مسلسل کامیاب ہونگے۔

مسلسل ترقی

کیفیاتِ قلب میں مسلسل ترقی ہوگی اور آخرت میں بھی کبھی بھی ترقی بند نہ ہوگی ان کے انعامات کی انتہا نہیں۔ یاد رہے کہ اگر کوئی سالک ایک ہی مقام پر رک گیا آگے شیخ میسر نہ آیا یا زندگی نے وفا نہ کی تو اس مقام کے اندر بھی لذات و کیفیات بڑھتی رہتی ہیں اور کیا خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جنہیں واقعی مقامات و منازل بھی نصیب ہوتے رہتے ہیں۔ سو اے انسان! کیا یہ سارا نظامِ حیات ظاہری اور باطنی دیکھ کر جس میں ہر عمل کا نتیجہ ظاہر ہو تو پھر بھی قیامت کا اور بدلہ ملنے کا انکار کیا جائے گا اور کیا تجھے ابھی یقین نہیں آیا کہ تمام حکمرانوں اور حکومتوں پر غالب اور حقیقی حکومت اللہ کی ہے۔